باسمہ تعالیٰ

# وہ چار مسئلے جنھوں نے امت کو توڑ دیا

- انبیاء اور اولیاء کا بعد وفات مرادیں پوری کرنے کا مسئلہ
- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کا مسئلہ
- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عالم الغیب ہونے کا مسئلہ
- حضور صلی اللہ علیہ کے بشر یا نور ہونے کا مسئلہ


مرتب

محمود حسن غازی موبائل نمبر 9335055437



پیش کردہ

انجمن تحفظ شریعت الہ آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# انبیاء اور اولیا کا بعد وفات مرادیں پوری کرنے کا مسئلہ

## مسلک بریلویت

(۱) حضور ﷺ ہی ہر مصیبت میں کام آتے ہیں، حضور ﷺ ہی بہتر عطا کرنے والے ہیں عاجزی اور تذلل کے ساتھ حضور ﷺ کو ندا کرے حضور ﷺ ہی ہر بلا سے پناہ ہیں۔ (الامن والعلی از احمد رضا بریلوی)۔

(۲) جناب مولوی احمد رضا خان بزیلوی لکھتے ہیں، میں نے جب بھی مدد طلب کی یا غوث ہی کہا ایک مرتبہ میں نے ایک دوسرے ولی سے مدد مانگنی چاہی مگر میری زبان سے یا غوثاہ ہی نکلا۔ (ملفوظات)۔

(۳) جو شخص کسی نبی یا رسول سے وابستہ ہوگا تو وہ اسے پکارنے پر حاضر ہوگا اور مشکلات میں اس کی دستگیری کریگا۔ (فتاویٰ افریقہ از بریلوی)۔

(۴) جب تم کاموں میں متحیر ہو تو مزارات اولیاء سے مدد مانگو۔ (الامن والعلی)۔

(۵) ہر چیز، ہر نعمت، ہر دولت دین میں دنیا میں، آخرت میں روز اول

سے آج تک آج سے ابدالاباد تک جسے ملی یا ملنی ہے حضور اقدس سید عالم ﷺ کے دست اقدس سے ملی اور ملتی ہے۔(فتاویٰ رضویہ، ج۱)

## ترجمہ آیات قرآنیہ

(۱) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں (سورہ فاتحہ،۴)

(۲) کہہ دو کہ جن کو تم خدا کے سوا خیال کرتے ہو انھیں پکارو وہ ذرا بھر بھی اختیار نہیں رکھتے نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور نہ ان کی ان دونوں میں کوئی شرکت ہے اور نہ ان میں سے کوئی بھی اللہ کا مددگار ہے۔ (سورہ سبا،۲۲)

(۳) اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہوگا جو اللہ کے سوا اور کسی کو پکارے جو قیامت تک بھی اس کی بات نہ سنے بلکہ انھیں ان کے پکارنے کی خبر تک نہ ہو (سورہ احقاف آیت نمبر ۵)۔

(۴) جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا اختیار ہے اور وہ پناہ دیتا ہے اور کوئی اس کے مقابلے میں پناہ نہیں دے سکتا (سورہ مومنون آیت نمبر۔۸۸)

(۵) آپ جسے چاہیں اسے ہدایت نہیں دے سکتے لیکن اللہ جسے چاہے ہدایت دے گا (قصص، ۵۶)۔

(۶) کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے کافی نہیں ہے۔ (الزمر، ۳۶)۔

## انوار حدیث

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے قریش کی جماعت اپنی جانوں کو (اعمال کے بدلے) خریدو میں اللہ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آسکتا اے بنی عبد مناف میں اللہ کے سامنے تمہارے کچھ بھی کام نہیں آسکتا اور اے صفیہؓ رسول اللہ کی پھوفی میں تمہارے کچھ کام نہیں آؤنگا اور اے فاطمہؓ بنت محمدؐ میرے مال میں سے جو چاہو مجھ سے مانگ لو میں اللہ کے سامنے تمہارے کام نہ آؤں گا ۱۔ (بخاری مسلم)۔

## وضاحت مرتب

انبیاء اور اولیا وفات کے بعد مرادیں پوری کرتے ہیں۔ اس مسئلہ میں بریلوی علماء مندرجہ ذیل انداز سے لغزش کا شکار ہوئے ہیں قارئین کرام

۱ اس سے مراد یہ ہے کہ بغیر اللہ تعالیٰ کے مرضی کے میں تمہیں آخرت میں کچھ بھی فائدہ نہ پہنچا پاؤ نگا۔

بغیر کسی مسلکی طرفداری کے آزادانہ طور پر اسکا جائزہ لیں پھر اسکے بعد کوئی رائے قائم فرمائیں۔

(۱) بریلوی علماء نے مدد لینے کے سلسلے میں وہ امور جس میں انسان ایک دوسرے کی مدد کر سکتا ہے اور وہ امور جس میں وہ ایک دوسرے کی مدد نہیں کر سکتا دونوں میں فرق نہیں کیا بلکہ یہ سمجھا کہ جب پہلے معاملے میں مدد لی جا سکتی ہے اور یہ شرک کے منافی نہیں ہے اور نہ ہی وایاک نستعین کے خلاف ہے تو دوسرے معاملے میں اگر ہم کسی ولی اللہ سے بعد وفات مدد مانگتے ہیں تو یہ بھی وایاک نستعین کے خلاف نہ ہوگا حالانکہ دونوں چیزیں الگ الگ ہیں ایک کو دوسرے پر فٹ نہیں کیا جا سکتا۔

(۲) بریلوی علما کسی بزرگ کی اپنی زندگی میں انسانوں کی مدد اور اس پر قرآن وحدیث کی شہادت کی بنیاد پر قیاس کرتے ہوئے ان کے مرنے کے بعد بھی مدد کے قائل ہو گئے۔ انکی دنیوی زندگی اور مرنے کے بعد اولیا اللہ کو حاصل مخصوص زندگی میں فرق نہیں کیا جبکہ اللہ تعالیٰ نے صاف فرمایا ولکن لا تشعرون (تم لوگ ان کی زندگی کے انداز کو سمجھ نہیں سکتے ہو)۔

(۳) اللہ تعالیٰ کی عبادت کے بعض وہ طریقے جن کی مدد سے اللہ تعالیٰ نے اپنی قربت حاصل کرنے کا حکم دیا جیسے یاایھاالذین آمنو استعینو بالصبر و الصلوۃ اے ایمان والوصبر اور نماز کے ذریعہ سے (اللہ کی قربت میں) مدد حاصل کرو۔ بریلوی علمانے اسے بھی غیراللہ کے ذریعہ مدد حاصل کرنا قرار دیکر اپنے لئے غیراللہ سے مدد حاصل کرنیکی گنجائش نکال لی جبکہ یہ وہ چیزیں ہیں جن کا تعلق اللہ تعالیٰ سے غیریت کا نہیں بلکہ اپنائیت کا ہے جن کا ثبوت ظن سے نہیں بلکہ حکم سے ہے دونوں کو یکساں قرار دینا سراسر بے عقلی ہے۔

(۴) بریلوی علمانے ایک فاش غلطی یہ کہ اللہ تبارک تعالیٰ کی سلطنت کو دنیوی سلطنت پر قیاس کیا اور اپنے تئیں بغیر کسی دلیل کے فیصلہ کرلیا کی جس طرح دنیوی بادشاہ اپنے رعب ودبدبے کی خاطر باوجود قدرت کے اکثر کام خود نہ کرکے اپنے کارندوں سے کرواتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی اپنے دنیوی کام بزرگان دین کو سونپ دیتا ہے اس سلسلے میں تو بس اس قدر وضاحت کافی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے رعب ودبدبے کے لئے

دنیوی تکلفات کی حاجت نہیں اور اگر اللہ تعالیٰ نے ایسا کچھ کیا ہے تو اس کے لئے عقلی گھوڑے نہیں بلکہ شرعی ثبوت کی ضرورت ہے۔

(۵) اپنے دعوے کے ثبوت کے لئے بریلوی علماء نے ادھر اُدھر تو بہت ہاتھ مارے اور عقلی گھوڑے خوب اس میدان دوڑائے مگر صحابہ اور تابعین کے تقریبا دو سو سال پر پھیلے زمانے کا کوئی ایک واقعہ بھی اپنے دعوے کے ثبوت میں نہیں پیش کر پائے کہ کسی پریشانی کے موقع پر کوئی ایک بھی صحابی یا تابعی کسی مزار پر جا کر صاحب مزار سے امداد طلب کی ہو۔

## حضور ﷺ کے حاضر و ناظر ہونے کا مسئلہ

### مسلک بریلویت

(۱) ایک جگہ رہکر سارے عالم کو دیکھنا، آن کی آن میں سارے عالم کی سیر کر لینا ایک وقت میں چند جگہ ہونا۔ ان آیات میں فرمایا گیا کہ آپ باہیں جسم پاک وہاں موجود نہ تھے ان میں یہ کہاں ہے کہ آپ ان واقعات کو ملاحظہ بھی نہیں فرما رہے تھے۔ (جاء الحق، ص، ۱۵۴)

(۲) خدا کو ہر جگہ ماننا بے دینی ہے ہر جگہ میں ہونا تو رسول خدا ہی کی

شان ہے (جاء الحق ص، ۱۵۳)

(۳) نبی کریم ﷺ کی روح تمام جہاں میں ہر مسلمان کے گھر میں تشریف فرما ہے۔ (خالص الاعتقاد از احمد رضا خاں صاحب)

(۴) اس سے دو باتیں لازم آئیں ایک تو یہ کی کسی بندے کو ہر جگہ حاضر وناظر ماننا شرک نہیں کہ شرک کہتے ہیں خدا کی ذات وصفات میں کسی اور کو شریک ماننا یہاں یہ نہیں دوسرے یہ کہ حضور ﷺ کے خدام میں ہر جگہ رہنے کی طاقت ہے تو حضور ﷺ میں بدرجہ اولیٰ یہ صفت ہے (جاء الحق ص ۱۵۴)۔

## ترجمہ آیات قرآنیہ

(۱) اور آپ پہاڑ کے مغربی جانب موجود نہ تھے جب ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو احکام دیئے تھے اور آپ ان لوگوں میں سے نہ تھے جو اس وقت موجود تھے (سورہ قصص آیت نمبر۔۴۴)

(۲) اور نہ آپ اہل مدین میں قیام پذیر تھے کی ہماری آیتیں لوگوں کو پڑھ کر سنا رہے ہوں (سورہ قصص، آیت نمبر۔۴۵)

(۳) اور آپ تو ان لوگوں کے پاس تھے نہیں اس وقت جب وہ اپنے

قلم ڈال رہے تھے کہ ان میں سے کون مریمؑ کی سرپرستی کرے (سورہ قصص، آیت نمبر ۴۶)

(۴) پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا۔ ۱ (بنی اسرائیل)

## وضاحت مرتب

فاضل بریلوی جناب احمد رضا خاں صاحب کے ترجمہ قرآن میں محبوبان خدا دور سے سنتے دیکھتے اور مدد کرتے ہیں کے عنوان سے جتنی آیتیں پیش کی ہیں ان سب کا آپ ترجمہ پڑھ جائیے، ترجمے سے تو آپ حضور اکرم ﷺ کے ہر جگہ موجود ہونے اور سب لوگوں کے دیکھنے کو نہ سمجھ پائیں گے لیکن بریلوی علماء ان کا ایسا مطلب اور اپنی جانب سے ایسی تفسیر بیان کرتے

---

(۱) ان سبھی آیتوں کی بریلوی علماء یہ تاویل کرتے ہیں کہ ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے جسمانی طور پر موجود ہونے کی نفی کی ہے روحانی طور پر موجود ہونے کی نفی نہیں کی۔ لیکن تفسیر بیان کرنے کے سبھی ماہرین اس بات پر اتفاق رکھتے ہیں کہ جن آیتوں میں اللہ تبارک تعالیٰ نے بغیر کسی قید کے کوئی بات بیان کی ہے وہاں پر کوئی قید لگانا غلط ہے چنانچہ مذکورہ آیتوں میں جسمانی کی قید لگا کر روحانی کی گنجائش نکالنا من چاہی تاویل کرنا ہے جو سراسر گمراہی ہے۔

ہیں جس سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حاضر وناظر ہونا ثابت ہو جاتا ہے
حالانکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا جس نے اپنی رائے سے
قرآن شریف کی تفسیر بیان کی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ اس ارشاد مبارک
کی روشنی میں علماء حق نے فرمایا عقائد اور غائب شدہ امور سے متعلق کسی آیت
کی تشریح اسی وقت قابل قبول ہوگی جب وہ آپ ﷺ یا کسی صحابی سے منقول
ہو کیوں کی جتنی بھی گمراہ جماعتیں مثل قادیانی، اہل قرآن اور غالی شیعہ
حضرات ہیں وہ سب چاہی تفسیر کی بنیاد ہی پر رائے حق سے بھٹک گئیں۔
آپ کے حاضر وناظر ہونے کے ثبوت میں علماء بریلوی درود وسلام کے
ان صیغوں کو بھی پیش کرتے ہیں جس میں آپ سے خطاب ہوتا ہے کی یا
رسول اللہ آپ پر درود وسلام ہو، تو در حقیقت درود وسلام کا یہ طریقہ اس
حدیث کی وجہ سے اختیار کیا جاتا ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا۔ "دنیا
میں جہاں کہیں بھی مجھ پر درود وسلام بھیجا جاتا ہے خاص مقرر فرشتے درود
وسلام مجھ تک پہنچاتے ہیں" اسی طرح حاضر وناظر کے مسئلہ میں ان واقعات
کو بھی پیش کرنا غلط ہے۔ جس میں کسی نبی یا ولی کو کشف ہوا اور ہزاروں میل

دور کے واقعات کو انھوں نے بالکل صحیح انداز سے بیان کر دیا کیونکہ ان کا تعلق انکی دنیوی زندگی سے ہے اخروی زندگی سے انکا کوئی تعلق نہیں۔ دنیا سے جانے کے بعد ایسے واقعات کے صدور کا کوئی قابل اعتماد ثبوت نہیں ہے۔ بریلوی علماء آیت کریمہ ویکون الرسول علیکم شهیدا۔ (اور رسول امت محمدیہ پر گواہ ہونگے) اس میں موجود لفظ شہید سے مسئلہ کو ثابت کرتے ہیں لیکن اس آیت میں لتکونوا شهداء بھی ہے جو کہ امت کے حق میں ہے اس میں موجود شہداء سے پوری امت کے انتقال کے بعد ہر جگہ موجود ہونے کے اعتقاد کی ہمت نہیں کر پاتے۔

## حضور ﷺ کے عالم الغیب ہونے کا مسئلہ

### مسلک بریلویت

(۱) جناب مولوی احمد رضا خان صاحب لکھتے ہیں لوح و قلم کا علم جس میں تمام ماکان ومایکون (جو کچھ ہوا اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے) حضور ﷺ کے علوم سے ایک ٹکڑا ہے (خالص الاعتقاد)

(۲) نبی پاک ﷺ سے عالم کی کوئی شے پردے میں نہیں (الکلمۃ

العلیا از نعیم الدین مرادآبادی)

(۳) نبی ﷺ دنیا سے تشریف نہ لے گئے مگر بعد اسی کے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو ان پانچوں غیبوں کا علم دیدیا (خالص الاعتقاد)۔

## ترجمہ آیات قرآنیہ

(۱) اللہ تعالیٰ ہی کے پاس قیامت کا علم، بارش کے نازل کرنے کا علم، رحم مادر میں کیا ہے اس کا علم اور کل کوئی جی کیا کریگا اس کا علم ہے اور کوئی جی یہ بھی نہیں جانتا کہ کس زمین میں وہ مریگا (سورہ لقمان آیت، ۳۴)

(۲) اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں سوائے اس کے کوئی نہیں جانتا ہے (سورہ انعام آیت ۵۹)۔

(۳) اگر میں غیب کو جانتا رہتا تو بہت سے نفعے حاصل کر لیتا (سورہ فاطر، آیت ۳۸)

## وضاحت مرتب

آپ ﷺ کے عالم الغیب نہ ہونے کی قرآن شریف میں ایک دو نہیں کئی آیتیں ہیں اور بالکل واضح ہیں۔ لیکن جس شخص کو ماننا نہیں ہے اس کے

لئے ہزار تاویلیں ہیں، چنانچہ بریلوی علماء نے بیان فرمایا کہ ان آیتوں میں اس علم غیب کی نفی ہے جس پر آپ ؐ کو قدرت حاصل نہیں تھی کہ اپنی مرضی کے مطابق کر لیتے جبکہ یہ من چاہی وضاحت آپ ﷺ سے کسی بھی حدیث میں منقول نہیں اس کے علاوہ ایک طرف آپ ﷺ تو فرماتے ہیں کہ مجھے عالم الغیب نہ کہو لیکن بریلوی علماء کہتے ہیں کہ ہمیں معلوم ہے آپ ﷺ تواضعاً ایسا کہہ رہے ہیں حقیقتاً نہیں ہم آپ کو ضرور عالم الغیب کہیں گے، بعض حدیثوں میں منقول ہے کی آپ ﷺ نے ایک موقعہ پر قیامت تک ہونے والے واقعات کی خبر دی لیکن دوسری آیتوں اور حدیثوں سے پتہ چلتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت کچھ کی خبر نہ تھی۔ علماء نے تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب چاہا جتنا چاہا بتلایا اور جب چاہا جس قدر چاہا بھلوادیا۔ اس سلسلے میں بریلوی علماء کا فکری تضاد ملاحظہ فرمائیں کہ آپ ﷺ سے پہلے اور بعد میں جو کچھ ہوا تھی کہ کائنات کے ذرہ ذرہ کا علم آپ کے لئے مانتے ہیں پھر بھی دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم کہاں آپ کیلئے پورا علم غیب مانتے ہیں ہم تو صرف بعض علم کے قائل ہیں آیت کریمہ لاادری

مایفعل بی ولا بکم، (میں نہیں جانتا ہوں کہ میرے اور تمہارے ساتھ کل کیا جائیگا) میں جب کچھ تاویل نہ چل پائی تو فرمادیا کہ یہ آیت ہی منسوخ ہوگئی جب کسی کو بولنے سے پہلے کسی ثبوت کی کوئی حاجت ہی نہ ہوتو جو چاہے کہے۔ فرمان رسول ہے " اذافات الحیا فافعل ماشئت " جب حیا ختم ہو جائے تو جو چاہے کرو۔

## (۴) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بشر یا نور ہونے کا مسئلہ

### مسلک بریلویت

(۱) رسول، اللہ کے نور سے ہیں اور ساری مخلوق آپ ﷺ کے نور سے ہے (مواعظ نعیمیہ، بحوالہ بریلویت)

(۲) (آپ ﷺ کو) بشر کہنا کفار کا مقولہ ہے (فتاویٰ رضویہ)

(۳) نبی جنس بشر میں آتے ہیں اور انسان ہی ہوتے ہیں جن یا فرشتہ نہیں (جاء الحق، ص ۱۶۴)

(۴) نبی وہ انسان مرد ہیں جن کو اللہ نے احکام شرعیہ کی تبلیغ کے لئے بھیجا لہٰذا نبی نہ تو غیر انسان ہوا اور نہ عورت (جاء الحق، ص ۱۶۲)

## ترجمہ آیات قرآنیہ

(۱) تم فرماؤ! آدمی ہونے میں تو میں تم ہی جیسا ہوں (سورہ فصلت، ٦، ترجمہ احمد رضا خاں بریلوی)

(۲) تم فرماؤ! پاکی ہے میرے رب کی۔ میں کون ہوں۔ مگر آدمی اللہ کا بھیجا ہوا ہوں۔ (بنی اسرائیل۔ ۹۳) ترجمہ احمد رضا خاں بریلوی)

(۳) حقیقت میں اللہ تعالٰی نے (بڑا) احسان مسلمانوں پر کیا جبکہ انھیں میں سے ایک پیغمبر انمیں بھیجا (سورہ آل عمران: ۱۶۴)

## وضاحت مرتب:۔

جب کوئی شخص کہتا ہے کی آپ ﷺ بشر تھے تو اسکا مطلب یہ ہوتا ہے کہ آپ ﷺ بشر کے جنس سے تھے کسی اور جنس سے نہ تھے اسی طرح اگر کوئی کہتا ہے کی آپ ﷺ بھائی جیسے تھے تو یہاں پر بھی اسی جنسیت کی طرف اشارہ ہوتا ہے آپ ﷺ کو پکارنا یا آپ ﷺ کے ارشادات لوگوں کو سنانا مقصود نہیں ہوتا ہے ہاں اگر کوئی کہے کہ آپ کے بھائی کا ارشاد ہے اور آپ کے بھائی حضور اکرم ﷺ کی پیدائش مکہ میں ہوئی تو یقیناً یہ گستاخی ہے۔ غرض

آپ ﷺ کے جنس کے اظہار کے لئے کوئی بشر یا بھائی کہتا ہے تو اس میں مضائقہ نہیں جیسا کہ آپ ﷺ کی حقیقت جنس بتلانے کیلئے حضرت عائشہ نے فرمایا کان بشرمن البشر۔ یہاں سے بریلوی علماء کا یہ اعتراض بھی دور ہو گیا کہ بشر کہنے کی صرف آپ کو اجازت ہے دوسروں کو نہیں جیسے انی رسول اللہ (بیشک میں اللہ کا رسول ہوں) کہنے کی صرف آپ ﷺ کو اجازت ہے دوسروں کو نہیں اگر واقعتاً کسی بھی شکل میں آپ ﷺ کو بشر کہنے کی اجازت دوسروں کو نہ ہوتی تو حضرت عائشہ بھی آپ کو بشر نہ کہتیں۔ رہا بریلوی علماء کا یہ اعتراض کہ بشر کہنا کفار کا طریقہ ہے جیسا کہ قرآن شریف کی آیتوں سے ثابت ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ ہمارے بشر کہنے میں اور کفارانِ مکہ کے بشر کہنے میں زمین و آسمان کا فرق ہے ہم حقیقت جنس بتانے کے لئے کہتے ہیں اور وہ بطور اہانت و گستاخی کے کہتے تھے۔

کمپیوٹر کتابت:۔ رہنما گرافک جامی مارکٹ وصی آباد، الہ آباد

Mob:-9792947985